بسم اللہ الرحمن الرحیم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صلّى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيرا، أَمَّابَعْدُ:

حج مبرور، حج کرنے کا مسنون طریقہ

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب جہانوں کے مالک ہیں اور درود و سلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ...﴾ (البقرة:196)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ''

پچھلے درس میں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طریقے سے اپنے پیارے نبی ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیا کہ مکہ کی طرف جاؤ اور میرے گھر کی بنیادوں کو قائم کرو اور اس کے بعد ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرتے ہوئے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو گئے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اب لوگوں کو آواز دو اور حج کی فرضیت کا اعلان کر دو، چنانچہ وہ صفا کی پہاڑی کے اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پوری دنیا کے لوگوں کو آواز دیتے ہیں کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف آؤ اور حج کرو۔

تو آج ہم بھی جب حج کا مہینہ آتا ہے اسی پکار کی طرف جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پورا کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ''

(حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں صرف تیرے لیے ہیں تمام نعمتیں بھی صرف تجھ ہی سے ہیں، تمام چیزوں کا مالک تُو ہے تیرا کوئی شریک نہیں)

اور آج کے درس میں حج مبرور کیا ہے حج کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے یہ بیان کرتے ہیں۔

حج کی تین قسمیں ہیں یاد رکھیں ایک قسم نہیں ہے اور تینوں قسموں کے مختلف احکام ہیں:

(۱) حج تمتع

(۲) حج قران

(۳) حج افراد۔

حج تمتع کیا ہے:

(۱)حج کے تین مہینے ہیں یاد رکھیں شوال، ذوالقعدۃ اور ذوالحجۃ۔

(۲)حج کے مہینے میں عمرہ کرنا اور عمرہ کرنے کے بعد احرام سے حلال ہو جانا(احرام اُتار دینا اور دوبارہ حلال ہو جانا)۔

(۳)پھر 8 تاریخ کو حج کے لیے احرام باندھنا۔

(۴)اور متمتع کے لیے قربانی لازم ہے۔

قران کیا ہے:

(۱)قران حج اور عمرے کی اکٹھی نیت کرنا، حج کے مہینے میں حج اور عمرے کی اکٹھی نیت کرنا:

"لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ عُمْرَةً وَحَجًّا"؛ اکٹھے، یا "حَجًّا وَعُمْرَةً"؛ دونوں کی اکٹھی نیت کرنا۔

(۲)اور 8 تاریخ کو طواف القدوم کرنا حج کی سعی کرنا پھر احرام نہیں کھولنا، جو حج قران کرتے ہیں وہ احرام نہیں کھولتے اپنے احرام میں ہی رہتے ہیں جب تک کہ حج کے احکام پورے نہ ہو جائیں یعنی طواف الوداع کرنے تک وہ احرام میں ہی رہتے ہیں(10 تاریخ تک پورا احرام میں ہی رہتے ہیں)۔

(۳)اور ان پر قربانی لازم ہے۔

تیسری قسم ہے حج افراد:

(۱)حج افراد میں حج کے مہینے میں صرف حج کی نیت کرنا: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا"۔

(۲)پھر مکہ کی طرف جانا طواف القدوم کرنا حج کی سعی کرنا، پھر منیٰ کی طرف جانا حج کے احکام پورے کرنا اور احرام نہیں کھولنا، 10 تاریخ کو جب بڑے جمرۃ کو کنکریاں ماریں اور بال منڈوالیں پھر احرام کھول سکتے ہیں اس سے پہلے احرام نہیں کھول سکتے۔

(۳)اور مفرد پر کوئی قربانی نہیں۔

تو دیکھتے ہیں کہ حج افراد کیسے کیا جاتا ہے کیونکہ حج تمتع پہلے بیان کر چکے ہیں عمرے کے احکام پہلے بھی بیان کر چکے ہیں اور کیونکہ کچھ ساتھی حج افراد کرنا چاہتے ہیں یعنی اس میں قربانی نہیں ہے، جو ساتھی قربانی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں قربانی نہیں کر سکتے تو حج افراد کر سکتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ حج افراد کا کیا طریقہ ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں حج افراد کا طریقہ بیان کروں حج کی شرطیں جو ہیں وہ اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ ہر عبادت کی شروط ہوتی ہیں اور ان شروط کو پورا کرنے کے بعد عبادت پوری ہوتی ہے اور قابل قبول ہوتی ہے، اور جو سب سے اہم شرطیں ہیں حج کی اُن میں سے جو اہم شرط ہے وہ ہے استطاعت کی اور طاقت کی شرط، یعنی:

1-اسلام شرط ہے کافر کا حج نہیں تو حج کرنے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔

2- عقل ہونا ضروری ہے۔

3-اسی طریقے سے بالغ ہونا ضروری ہے بچے کا حج نہیں ہوتا۔

4-آزاد ہونا ضروری ہے غلام کا کوئی حج نہیں ہے۔

5-طاقت، مستطیع ہونا ضروری ہے اور استطاعت کے لیے جو اہم شرط ہے حج کی اکثر لوگ اس میں غلطی کرتے ہیں تو استطاعت کے لیے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

(۱) صحت کا ہونا تندرستی ہونا یہ استطاعت میں آتا ہے، اگر کوئی شخص بیمار ہے اور اُسے ایسی موذی بیماری ہے کہ وہ حج نہ کر سکے یا بہت بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہے اور حج نہیں کر سکتا تو اُس پر حج فرض نہیں ہے۔

(۲) دوسری بات جو ہے استطاعت میں وہ ہے مال اور پیسے کا ہونا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ حج کے لیے سفر کرنا ضروری ہے اور مسافر کے لیے پیسوں کا ہونا ضروری ہے، تو مال کا ہونا یہ بھی استطاعت میں ہے اور طاقت میں ہے جس کے پاس مال نہیں اس پر حج فرض نہیں، جو فقیر اور مسکین ہے خود مال کے محتاج ہیں اُن کا کوئی حج نہیں اُن پر حج فرض ہی نہیں۔

(۳) اور اسی طریقے سے راستے میں امن وامان ہونا، اگر راستے میں جنگ ہے تخریب کاریاں ہیں ڈکیت ہیں آپ کو مکہ پہنچنے میں یا حج کرنے سے کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو تب بھی حج فرض نہیں یہ بھی استطاعت کا ایک حصہ ہے۔

(۴) اور چوتھی بات جو استطاعت میں ہے وہ عورتوں کے لیے اِن چیزوں کے ساتھ خاص ہے محرم کا ہونا، عورت کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے بغیر محرم کے عورت کے لیے حج نہیں اور جس عورت کا محرم نہیں ہے یعنی ایک عورت ہے مسلمان ہے بالغ ہے عقل بھی ہے پیسہ بھی ہے مال بھی ہے استطاعت بھی ہے تندرستی بھی ہے لیکن اس کا کوئی محرم نہیں یعنی کوئی باپ نہیں کوئی خاوند نہیں کوئی بیٹا نہیں، ماما یا چاچا کوئی نہیں جو محرم ہے اور کوئی داماد نہیں، داماد بھی محرم ہوتا ہے اس کا کوئی محرم نہیں وہ اکیلی عورت ہے تو اس پر حج فرض نہیں یاد رکھیں جب تک کہ اس کا محرم نہیں ہوتا۔

کچھ عورتیں غلطی کرتی ہیں اپنی من مانی کرنے کے لیے وہ عورتیں اکٹھی ہو کر چلی جاتی ہیں جیسے ہم دیکھتے ہیں یہاں پر جو انڈونیشین (Indonesian) عورتیں ہیں عام طور پر جو یہاں پر گھروں میں کام کرتی ہیں وہ ایک گروپ کی صورت میں حج پر چلی جاتی ہیں تو اُن کے لیے یہ طریقہ جائز نہیں، درست نہیں، اُن کا کوئی محرم نہیں ہے وہ یہاں پر کام کرنے کے لیے آئی ہیں حج کرنے کے لیے نہیں آئیں۔ اگر وہ اس ملک سے ایسے ہی چلی گئی ہیں بغیر حج کیے ہوئے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اُن کا محرم نہیں اور وہ مستطیع نہیں ہیں۔

6-اور اسی طریقے سے جس کے پاس پیسہ نہیں فقیر اور مسکین ہے اُس کا بھی حج نہیں اُس پر حج فرض نہیں جب تک کہ وہ مالدار نہیں ہو جاتا اس کے پاس پیسہ نہیں آ جاتا، اور اتنا پیسہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے حج کا پورا خرچہ خود برداشت کر سکے سفر کے اخراجات برداشت کر سکے اور اپنے گھر میں پیچھے اتنا مال چھوڑ چکا ہو جب تک کہ واپس نہیں جاتا اُس کے بیوی اور بچے اُس کے گھر والے کسی کے محتاج نہ ہوں۔ اتنا اگر پیسہ اُس کے پاس ہے تو وہ حج پر جا سکتا ہے۔

7-اگر کسی شخص پر قرضہ ہے تو مقروض شخص جو ہے اُس پر حج نہیں یعنی اُس پر حج واجب نہیں ہے جب تک کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر لیتا۔

سوال: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر میں اُس سے اجازت لے لوں جس کا میں نے قرضہ دینا ہے تب تو میں حج کر جا سکتا ہوں؟

جواب: ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ بھی درست نہیں، اگر آپ جاتے ہیں مثال کے طور پر دس ہزار کا قرضہ لے چکے ہیں کسی شخص سے اور آپ دس ہزار ریال نہیں دے سکتے اُسے یا نہیں دے پائے اور حج کا موقع آ گیا آپ حج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے یہ بات ضروری ہے اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ پر حج فرض نہیں ہے جب تک کہ آپ اپنا قرض ادا نہیں کر لیتے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ میں جا کر اُس شخص سے اجازت لے لیتا ہوں جس کا میں نے قرض دینا ہے تو پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینے کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا کیونکہ دس ہزار کا قرضہ وہی دس ہزار کا ہے۔

اگر آپ کے حج میں دو ہزار ریال لگتے ہیں مثال کے طور پر اور آپ اُس شخص کی طرف جاتے ہیں کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دو میں حج کرنا چاہتا ہوں حج کے بعد جب میرے پاس پیسے آئیں گے میں آپ کا قرضہ اُتار دوں گا لیکن اگر آپ دو ہزار حج پر چلے جاتے ہیں اور آپ کا قرضہ وہی کا وہی دس ہزار ہے ایک ریال بھی کم نہیں ہوا تو آپ کو کیا فائدہ ہوا اجازت لینے کا؟! یہی دو ہزار آپ اس کو قرضے میں دے دیں آپ کے آٹھ ہزار بچ گئے تو اس طریقے سے آپ پر قرض کو جو ایک بوجھ ہے ہو کم ہو گیا۔

تو یاد رکھیں کہ جو لوگ قرض لے کر حج کرتے ہیں اُن کا حج نہیں ہوتا پہلے قرض ادا کریں پھر حج کے لیے آپ تیار ہو جائیں۔

حج میں جانے کے لیے کچھ ایسی چند چیزیں ہیں ہر حاجی کو جن کا علم ہونا ضروری ہے اُن کے بغیر حج یا تو نامکمل رہتا ہے یا حج پورا نہیں رہتا یا اُس کا حج ہوتا ہی نہیں ہے، یہ دس بارہ چیزیں ہیں میں مختصراً بیان کرتا ہوں کیونکہ آج کا درس اصل میں یہ ہے کہ حج کس طریقے سے ہم کریں تو یہاں پر یہ بیان کرتے ہیں کہ حج کا کیا طریقہ ہوتا ہے حج مبرور کیسے ہوتا ہے لیکن یہ چند چیزیں ہیں جو اکثر لوگ بھول جاتے ہیں:

1-حج سے پہلے کیا کرنا ہے:

(۱)"اخلاص": جس کے لیے میں حج کرنے جا رہا ہوں (اللہ تعالیٰ کے لیے) اُس کے لیے اخلاص کرنا بہت ضروری ہے کہ یہ حج میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہا ہوں۔

(۲)اور اخلاص کے دو چیزیں منافی ہیں:

(۱)شرک۔(۲)ریاکاری، ریاکاری بھی شرک اصغر ہے شرک کا ایک حصہ ہے اور شرک کی ایک قسم ہے۔

اور حج پر جانے سے پہلے توحید کے مسائل سمجھنا بہت ضروری ہیں:

(۱)لاالہ الا اللہ کا مفہوم کیا ہے مقصد کیا ہے مطلب کیا ہے؟

(۲) کیا زبان سے لاالہ الا اللہ پڑھنا کافی ہے؟

کیونکہ کچھ لوگ جاتے ہیں حج کی طرف پورے سال میں شرک کرتے رہتے ہیں "یا رسول اللہ مدد، یا غوث مدد، اے علی مشکل کشا" پورے سال میں اسی طریقے سے وقت گزارتے ہیں اور جب حج کے لیے جاتے ہیں میدان عرفات میں لوگوں کو سنا ہے کہ دونوں ہاتھ اُٹھا کر ایسے کہتے ہیں "یا رسول اللہ! میں تیرے لیے بہت دور سے آیا ہوں یا رسول اللہ! میری بگڑی بنا دیجیے، اے علی مدد، یا غوث مدد"۔

میدان عرفات میں بھی ایسے شرکیہ الفاظ اپنے منہ سے نکالتا ہے اُس کا کیا حج ہے ؟! جس طریقے سے وہ اس ملک میں آیا ہے حج کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا اُس کے پاس وہ ویسے ہی واپس چلا جائے گا، جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت علی مشکل کشا ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد کر سکتے ہیں اولاد دے سکتے ہیں بگڑی بنا سکتے ہیں تو یاد رکھیں کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، یہ شرک اکبر ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرنے والا۔

(۱) توسب سے پہلے حاجی کو چاہیے کہ وہ اخلاص کو سمجھے اخلاص کسے کہتے ہیں۔

(۲) "ریاکاری": ریاکاری کیا ہے ؟ کہ یہ جو عبادت کرنے جارہا ہوں لوگوں کو خوش کرنے کے لیے تاکہ لوگ یہ کہیں کہ دیکھو یہ حاجی جارہا ہے، اس کے پاس پیسے ہیں لیکن یہ اتنا اچھا انسان ہے اتنا اچھا شخص ہے کہ یہ پیسوں کی پرواہ نہیں کرتا ہر سال حج کے لیے جاتا ہے۔

اور وہ یہی چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی تعریف کریں تو اس طریقے سے اُس کا حج نہیں، اُس کا حج ان لوگوں کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں، تو ریاکاری سے بھی حج نہیں رہتا اور ریاکاری جس عمل میں شامل ہو جائے وہ عمل اکارت ہو جاتا ہے۔

2-"اتباع": نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ایک حج کیا اپنی زندگی میں "حجۃ الوداع" جسے کہتے ہیں اور اُن کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد میں صحابہ کرام تھے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لاکھ صحابہ کو یہ اعلان کرتے ہیں: "خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ": آؤ اور مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو ہو سکتا ہے کہ اگلے سال مجھے اپنے بیچ نہ پاؤ یہ آخری حج ہے۔

تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب کے سب نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف قسم کے سوال پوچھے اور آج بھی یہ احادیث کی کتابوں میں حج کا مکمل طریقہ مسنون طریقہ جو ہے وہ آج بھی موجود ہے آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دیکھیں کس طریقے سے اس حج کو اس امت تک پہنچایا صاف اور ستھرا ہر بدعت اور خرافت سے پاک صاف حج آپ کر سکتے ہیں مسنون طریقے سے۔

تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلان کرتے ہیں کہ آؤ مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو؛ یعنی حج اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو حج کا طریقہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہونا چاہیے اگر اپنی مرضی سے آپ حج کرنا چاہتے ہیں جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ نہ ہو جو صحیح حدیث سے ثابت نہ ہو پھر آپ جانیں اور آپ کا حج جانے یہ حج اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں، اللہ تعالیٰ آپ سے وہ حج چاہتا ہے جس میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگی ہو۔

تو اخلاص اللہ تعالیٰ کے لیے اور اتباع نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور یہی دو شرطیں ہیں عبادت کی، جتنی بھی عبادات موجود ہیں چاہے نماز ہے حج ہے روزہ ہے زکوٰۃ ہے خیرات ہے صدقات ہیں جو بھی آپ عبادت کرنا چاہیں دو شرطوں کے ساتھ آپ کی عبادت قابل قبول ہے اگر یہ دو شرطیں پائی گئیں تو آپ کی عبادت درست ہے اور اگر ان دو شرطوں میں سے ایک شرط رہ جائے تو آپ کی عبادت عبادت نہیں:

(۱) پہلی شرط اخلاص ہے۔

(۲)دوسری شرط نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی ہے۔

3-"توبہ کرنا": حج پر جارہے ہیں سفر لمباہے ہوسکتاہے واپس آتے ہیں کہ نہیں اپنے گھر میں۔

تو پچھلے زمانے میں حج کے لیے تین تین چار چار مہینے لگ جاتے تھے سفر میں اور آج کل اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم وکرم سے اس حج کو آسان کردیا ہے کہ اپنے ملک سے آتے ہیں چار پانچ گھنٹے کی فلائٹ ہوتی ہے بہت مختصر سفر ہوتا ہے اس کے باوجود بھی ہم تھک جاتے ہیں لیکن کیونکہ ہوائی سفر ہے یا بحری جہاز میں سفر ہے ایمر جنسی ہوسکتی ہے جہاز بھی گر سکتا ہے بحری جہاز بھی ڈوب سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے تو توبہ کرکے جائے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، جتنے وہ گناہ کرتا ہے ان سب سے توبہ کرکے جائے کہ پتہ نہیں واپس آتا ہے یا نہیں آتا۔

اور جو گناہ اُسے یاد ہیں اُن سے توبہ کرے اور جو گناہ وہ بھول جائے اُن سے استغفار کرے، توبہ اور استغفار میں یہی فرق علماء بتاتے ہیں:

(۱)توبہ اُس گناہ سے کی جاتی ہے جو انسان کو یاد ہوں۔

(۲)اور استغفار اُس گناہ سے کی جائے جو انسان بھول جائے۔

یعنی سب گناہوں سے انسان استغفار کرے۔

4-اس کے بعد "اپنے گھر والوں کے لیے وصیت لکھنا اور نصیحت کرنا": اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت، تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت، اپنے بیوی بچوں کو نماز کی وصیت اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت نصیحت کرکے جانا۔

اور اکثر ساتھی آتے ہیں حج کے لیے بھول جاتے ہیں، حج کی افراتفری میں رہتے ہیں سفر کرنا ہے دوست واحباب کو ملنے جاتے ہیں دعوتیں کھا رہے ہیں اصل مقصد جو ہوتا ہے وہ بھول جاتے ہیں۔

وصیت لکھ کر جانا کہ کس کا میں نے قرض دینا ہے یا کس سے میں نے لینا ہے، میرا کاروبار کہاں کہاں پر ہے، میرا مال کہاں کہاں پر رکھا ہے یہ سب وصیت میں لکھنا ہے۔

5-اس کے بعد "حلال پیسے سے حج کرنا": یاد رکھیں کہ یہ جو پیسہ ہم کماتے ہیں ایک ایک پیسے کا ہم نے حساب دینا ہے اگر اس میں حرام شامل ہے تو عبادت قابل قبول نہیں۔

قریش نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو کافر تھے اُن لوگوں نے بھی یہ شرط رکھی کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہم تعمیر کرنا چاہتے ہیں شرط یہ ہے کہ پیسہ حلال کا ہونا چاہیے (کتنے تعجب کی بات ہے کہ کافر ہیں لیکن یہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے کررہے ہیں وہ صاف اور خالص اور پاک ہونا چاہیے!)۔

تو جتنا بھی اُن کے پاس پیسہ تھا حلال پیسہ جمع کیا وہ اتنا کم تھا دیکھیں کتنے بدبخت لوگ تھے کہ چار دیواری نہ بنا سکے! یہ جو آج کعبہ موجود ہے آپ لوگوں کے سامنے یہ وہی تعمیر ہے یہ بعد میں ایک دو دفعہ ٹوٹا ہے اور دوبارہ بنا ہے تعمیر قریش والی ہے۔

اور یہ جو حطیم کا حصہ ہے جسے حجر اسماعیل بھی کہتے ہیں یہ حصہ کعبہ کے اندر تھا اس لیے اس کے اندر طواف کرنا جائز نہیں، یہ کعبہ کے اندر کا حصہ تھا کیونکہ حلال پیسہ کم ہوگیا انہوں نے کعبہ کو چھوٹا کردیا ہے ورنہ کعبہ اصل میں جو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے تعمیر کیا تھا یہ حصہ شامل تھا اُس

کے اندر لیکن حلال پیسے کی کمی کی وجہ سے انہوں نے چار دیواری کو چھوٹا کر کے اس طریقے سے اس کعبہ کو چھوٹا کر دیا لیکن طواف کے لیے ضروری ہے کہ حطیم سے باہر حصے کا طواف کرنا ہے اندر حصے سے اگر کسی نے طواف کر لیا تو اُس نے طواف غلط کیا یعنی اُس نے کعبہ کے اندر سے طواف کیا اور طواف طواف نہیں ہوتا اس طریقے سے۔

تو حلال مال سے حج کرنا ہے یہ نہ ہو کہ قریش کے کافر آج کے مسلمان سے بہتر ہوں اس جزیئے میں کہ انہوں نے تو اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کرنے کے لیے حلال مال کی شرط رکھی اور آج ہم حلال اور حرام سب مال اکٹھا کر کے اللہ تعالیٰ کے حج کے لیے چلے جاتے ہیں۔

6-اسی طریقے سے "جو فرض اور واجبات ہیں تاکید کے ساتھ اُن کو بجالانا"۔

پانچ نمازیں فرض ہیں باجماعت اگر آپ باجماعت ادا کر سکیں تو اچھی بات ہے اگر آپ سفر کی حالت میں ہیں تو پانچ نمازیں آپ نے ضرور پڑھنی ہیں۔ کچھ لوگ حج کے سفر میں بھگدڑ میں بھول جاتے ہیں کہ پانچ نمازیں بھی ادا کرنی ہیں، آپ پانچ نمازیں ادا کریں قصر کے ساتھ اور جمع کے ساتھ، جمع اور قصر آپ کر سکتے ہیں لیکن پانچ نمازیں آپ نے ضرور ادا کرنی ہیں۔

7-اسی طریقے سے "محرمات سے بچنا": جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہیں اُن سے بچنا؛ گالی دینا حرام ہے، جھوٹ بولنا حرام ہے، فحش کلامی حرام ہے، غیبت اور نمیمت حرام ہے، سگریٹ نوشی حرام ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ احرام پہنا ہوا تلبیہ کرتے ہوئے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" پھر سگریٹ کا کش لگتا ہے تو یہ کون سی لبیک ہے یہ کون سا حج ہے؟! آپ اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں میں تیرا بندہ ہوں میں ذلیل اور حقیر ہوں میں محتاج ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ سگریٹ پی رہے ہیں کیا یہ واقعی محتاج بندہ ہے؟! یہ واقعی ذلیل بندہ ہے یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر ہوا ہے؟! تو اس کا کیا حج ہے؟!

تو "اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں" تلبیہ کے الفاظ پر آپ ذرا غور کریں:

(۱) اے اللہ تعالیٰ! میں صرف اور صرف تیرے لیے حاضر ہوں یہی توحید ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ! میں تجھے خوش کرنے کے لیے حاضر ہوں۔

(۳) حکم ملتا ہے کپڑے اُتار دو، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔

(۴) خوشبو نہ لگاؤ، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔

(۵) بال نہ کاٹو، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔

(٦) سگریٹ نہ پیو، ادھر میں حاضر نہیں ہوں! سوچنے کی بات ہے کہ جو چیز حرام ہے پورے سال میں حرام ہے تمہارے لیے وہ آج تمہارے لیے کیسے حلال ہو گئی؟! ناخن تراشنا حلال ہے وہ تیرے لیے حرام ہو گیا اور سگریٹ جو آپ پورا سال پیتے ہو وہ آپ کے لیے حرام نہیں ہوئی ابھی تک؟! تو محرمات سے اجتناب کرنا۔

8-اسی طریقے سے دیکھیں انسان گناہگار ہے خطاء سے کوئی بچ نہیں سکتا ہے تو اگر کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو اُس کی طرف جا کر اُس سے معافی مانگ لیں پتہ نہیں واپس آتا ہے کہ نہیں (جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے) اگرچہ اُس کی بیوی کیوں نہ ہو اگرچہ اُس کی اولاد کیوں نہ ہو، اگر وہ سمجھتا

ہے کہ ناجائز اُس نے کسی بات پر ظلم کیا ہے اُس نے منہ سے غلط الفاظ نکالے ہیں یا غلط ہاتھ اُس کا اُٹھا ہے تو وہ جائے اگرچہ عمر میں اُس سے چھوٹا ہے تو اُس سے معافی مانگ لے اپنی بیوی ہی کیوں نہ ہو، ہم سمجھتے ہیں کہ بیوی ہے باندی ہے لونڈی کی طرح ہمارے گھر میں رہتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہم جو کچھ بھی کریں اس کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی گردن میں امانت ڈالی ہے یہ بیوی امانت ہے آپ کا حق زیادہ ہے کوئی اس میں شک نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک درجے کی بلندی دی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن آپ اپنی مرضی کرتے رہیں یہ کسی نے آپ کو حق نہیں دیا ہے، ہاں! اگر شرعاً وہ کوئی غلطی کرتی ہے جو شریعت کے خلاف ہے آپ اُسے سمجھائیں شریعت نے اس کے طریقے بیان کیے ہیں لیکن ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، مظلوم اگرچہ کافر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے جیسے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اگرچہ وہ کافر کیوں نہ ہو۔

تو "**ردّ المظالم**" جس پر ظلم کیا اُس کی طرف جا کر گلے لگا کر اُس سے معافی مانگو یہ نہ دیکھو کہ رتبہ میرا بڑا ہے میرا نوکر تھا یا میں گھر کا سربراہ ہوں یا میری اولاد ہے یا میرا بچہ ہے، بالکل نہیں! قیامت کے دن یہ بڑا پن آپ کے کام نہیں آئے گا آپ کے کام آئے گا آپ کا عمل جو خلوص نیت کے ساتھ آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہو۔

9-اسی طریقے سے "اچھے اور نیک صالح لوگوں کی صحبت میں حج کرنا"۔

حج کے لیے جا رہے ہیں اچھے لوگوں کو دیکھنا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں جو متقی لوگ ہوں پرہیزگار لوگ ہوں جو آپ کو حج کرنے میں آسانی پیدا کریں حج کرنے میں فحش کلامی سے آپ کو بچائیں خود بھی بچیں، بدکاری سے خود بھی بچیں آپ کو بھی بچائیں، ایسے اچھے لوگ ہوں کہ جب آپ سگریٹ کو ہاتھ لگائیں تو آپ کا ہاتھ پکڑلیں کہ اللہ سے شرم کرو حج پر جا رہے ہیں۔

اور اس طریقے ایسے اچھے اور نیک اور صالح لوگ ان کی صحبت میں رہ کر آپ گناہ سے بھی بچتے رہیں گے اور آپ کا حج حج مبرور کے زیادہ قریب ہو گا ان شاءاللہ۔

10-اور اسی طریقے سے "حسن اخلاق"۔

مسلمانوں کے مسلمانوں پر حقوق ہیں اور حج میں ان حقوق کی تاکید ہوتی ہے کیونکہ بھیڑ زیادہ ہے رَش زیادہ ہے انسان کمزور بھی ہے محتاج بھی ہے غصہ بھی آتا ہے لیکن حسن اخلاق، اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا احسان کرنا، اگر دھکا بھی لگ جائے تو منہ سے گالی نہیں دینا خود کہنا کہ معاف کر دیا، معلیش، جیسے یہاں پر کہتے ہیں، کچھ ایسے اچھے الفاظ مسکراتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی طرف دیکھنا اور یہ ثابت کرنا کہ دیکھیں ہم مسلمان ہیں ہم کیسے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ہم سب مسلمان ایک ہیں اور ہم اس گھر سے اُس گھر کی طرف جا رہے ہیں۔ ایک گھر کا ہم طواف کرتے ہیں ایک جگہ پر ہم کھڑے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سب ایک ہیں اگرچہ کمزوریاں موجود ہیں ہم میں ہم سب کمزور ہیں غلطی ہم سے ہوتی ہے لیکن کوشش کرتے ہیں اپنی ان سب غلطیوں کو جو ہم میں نقص ہے ان سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جاتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھائی چارے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

11-اور آخر میں "کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا"۔

اور یہ بھی اکثر حاجی اس سے غافل ہوتے ہیں گھر سے نکلتے ہیں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" پڑھ لیتے ہیں ایک دو دفعہ بھول جاتے ہیں پھر کبھی فون پر بات ہو رہی ہے کبھی گپیں لگ رہی ہیں کبھی اخبار پڑھے جا رہے ہیں کبھی کہانیاں پڑھی جا رہی ہیں، تعجب کی بات ہوتی ہے کہ کچھ لوگ ڈائجسٹ (کہانیاں) یہ لے کر جاتے ہیں یہ پڑھتے رہتے ہیں یہ حج ہے ؟!

اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا اور یہی حج کا مقصد ہے حج کا مقصد یہ نہیں کہ سفر کرو اور اپنے گھر والوں سے جدا ہو جاؤ مشکلیں اٹھاؤ مصیبت میں پڑو خاص جگہ پر جا کر صرف وقت گزارو اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد نہیں، حج کا مقصد ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جیسے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "طواف صفا مروۃ اور سعی اور جمرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے"۔

یہ عبادت اس لیے مشروع ہوئی تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکیں اور کثرت سے ذکر کرنا اور ذکر کرنے کے لیے قرآن مجید کی چھوٹی چھوٹی سورتیں جو آپ کو آتی ہیں، قرآن مجید کی آیات، "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ"، جتنا بھی آپ کو ذکر آتا ہے "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيم" جتنا بھی آپ ذکر کر سکتے ہیں اپنی طاقت کے مطابق آپ ذکر کرتے رہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کھانا پینا چھوڑ دیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سونا چھوڑ دیں، بالکل نہیں ہر گز نہیں! آپ کھائیں بھی سہی پیئں بھی سہی ساتھیوں کے ساتھ بات بھی کریں لیکن آپ کا مقصد آپ کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہو:

(۱) راستے میں جا رہے ہیں کوئی کھانے کی چیز خریدنے کے لیے آپ کی زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا چاہیے۔

(۲) اگر سو رہے ہیں سونے کے لیے جو دعائیں ہیں سونے سے پہلے وہ پڑھیں۔

(۳) صبح و شام کی دعائیں جو اذکار ہیں اُن کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کا یہی مقصد ہے، تو یہ تھے وہ اعمال جو حج سے پہلے ہمیں کرنے چاہیئں۔

آیئے دیکھتے ہیں "حج افراد":

ہم جدہ سے چلتے ہیں حج افراد کرنے کے لیے حج افراد کا کیا طریقہ ہے ؟

سب سے پہلے جو ساتھی حج کرنا چاہتے ہیں وہ 7 تاریخ کو یا 8 تاریخ کو جیسے اُن کے لیے آسانی ہو احرام باندھیں میقات سے جدہ والوں کا میقات جدہ ہے تو جدہ سے یعنی اپنے گھر سے ہی وہ احرام باندھیں، جو ساتھی باہر سے ہیں تو جہاز میں اعلان ہوتا ہے کہ اب میقات آرہا ہے آپ احرام باندھ لیجیے۔

ہم جدہ سے جا رہے ہیں حج افراد کرنے کے لیے تو اپنے گھر سے ہی احرام باندھ لیں، احرام کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ:

1- غسل کریں اپنے بال اتاریں جو شرمگاہ کے ارد گرد یا بغلوں کے بال جو ہیں صاف ستھرے ہو جائیں اور جیسے غسل جنابت کا کرتے ہیں مسنون طریقے کا غسل وہ غسل کریں اور اگر چاہیں تو جسم پر خوشبو لگا سکتے ہیں۔

2- اس کے بعد احرام کے دو کپڑے مردوں کے لیے دو سفید چادریں (سفید مسنون ہے کوئی اور رنگ بھی ہو سکتا ہے) ایک تہبند اور ایک کندھوں پر چادر ڈال لیں اور کمر پر بیلٹ باندھ سکتا ہے۔

کچھ ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ بیلٹ پر کیونکہ سلائی ہوتی ہے بیلٹ باندھنا جائز نہیں تو یہ سلائی والی بات درست نہیں ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہیں ثابت نہیں کہ سلے ہوئے کپڑے نہ پہنو، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب منع فرمایا کپڑوں سے تواُن کپڑوں سے منع فرمایا جو جسم کے اوپر ماپ کر بنائے جاتے ہیں، ٹوپی ہے قمیض ہے شلوار ہے بنیان ہے یہ وہ کپڑے ہیں جو جسم کے مقیاس پر جسم کے ماپ پر جسم کے مطابق بنائے جاتے ہیں تو ان سے منع فرمایا۔

عام کپڑا ہے آپ کی جو چادر ہے احرام کی اس کے اگرارد گرد دھاگے سے سلائی ہوئی ہو تو آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں، آپ کا جوتا ہے جوتے میں بھی سلائی ہوتی ہے کوئی حرج نہیں آپ استعمال کر سکتے ہیں، بیلٹ ہے آپ کی اس پر سلائی ہے وہ آپ استعمال کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں۔

اور سلی ہوئی چیز نہیں پہننا یہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں یہ ابراہیم نخعی جو تابعین میں سے تھے فقہاء میں سے تھے یہ اُن کا قول ہے کہ کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ سلی ہوئی چیز نہ پہنو۔

بات سمجھ میں آئی؟ تو مردوں کے لیے دو سفید چادریں پہننا مسنون ہے۔

3- اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور یہ احرام کے نوافل نہیں ہے یاد رکھیں۔

کچھ ساتھی سمجھتے ہیں کہ احرام کی دو رکعت پڑھی جاتی ہے سنت، بالکل نہیں! یہ وضو کی دو سنتیں ہیں احرام کی کوئی نماز نہیں جب بھی آپ وضو کریں سنت سے ثابت ہے کہ آپ دو رکعت پڑھ لیا کریں چاہے احرام میں ہوں یا احرام کے علاوہ بھی جب بھی آپ وضو کرتے ہیں آپ دو رکعت پڑھ لیا کریں یہ مسنون طریقہ ہے۔

4- عورتوں کے لیے کوئی خاص احرام کا کپڑا نہیں عام کپڑوں میں عورت احرام باندھ سکتی ہے۔

کچھ عورتیں سمجھتی ہیں کہ کوئی خاص رنگ "زرد، سفید، یاہرا"، تو کوئی خاص رنگ ضروری نہیں ہے اپنے صاف اور پاک شرعی کپڑوں میں احرام کی نیت کر سکتی ہے عورت جو کپڑے شرعی ہوں یعنی زیادہ کسے ہوئے نہ ہوں زیادہ باریک نہ ہوں جن سے جسم نظر آئے اور مردوں کی طرح نہ ہوں کپڑے، شرعی کپڑے جو جائز ہیں عورت کے لیے وہی کپڑے استعمال کرے اور خوشبو بھی نہ لگائے۔

5- اور جب سواری کی طرف جائیں تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر بیٹھتے ہوئے حج اور عمرے کی نیت کرتے اور نیت یہ ہے افراد کی کیونکہ افراد حج کرنے جارہے ہیں: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا"، یا "اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا"؛ دونوں طریقے درست ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! میں حج کے لیے حاضر ہوں۔

6- پھر تلبیہ پڑھیں گے: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ"۔

7- اس کے بعد مکہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور تلبیہ پڑھتے رہنا ہے۔

دوسری دعا پڑھ سکتے ہیں اس کے علاوہ؟ ہاں پڑھ سکتے ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، درود شریف، سب پڑھ سکتے ہیں لیکن زیادہ بہتر ہے تلبیہ: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ"۔

8- جوں ہی آپ مکہ میں داخل ہوں مکہ میں داخل ہونے کی کوئی خاص دعا نہیں (مکہ شہر میں داخل ہونے کے لیے کوئی خاص دعا نہیں)، کچھ ساتھی سمجھتے ہیں کہ مکہ شہر کے اندر داخل ہونے کی کوئی خاص دعا ہے، نہیں!

اور یہ چھوٹے کتابچے بکتے ہیں حرم کے قریب جس میں پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا مکہ میں داخل ہونے کی دعا موجود ہے تو یہ سب سنت سے ثابت نہیں یاد رکھیں۔

9- جب آپ حرم میں داخل ہوں تو جیسے آپ عام مساجد میں داخل ہوتے ہیں دایاں پاؤں آگے کرتے ہوئے دعا پڑھیں: "أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ- صلّی اللہ علیہ وسلّم- اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"؛ یہ دعا پڑھتے ہوئے حرم کے اندر داخل ہو جائیں۔

10- اور سیدھا جانا ہے کعبہ کی طرف طواف کے لیے کوئی دو رکعت نہیں پڑھنی کیونکہ بیت الحرام کی جو تحیۃ ہے وہ ہے طواف۔

عام مساجد میں آپ داخل ہوتے ہیں دو رکعت پڑھتے ہیں بیٹھنے سے پہلے لیکن اللہ تعالیٰ کے گھر کی خاصیت ہے کہ جب آپ داخل ہوں تو طواف سب سے پہلے کریں۔

11- سیدھا جانا ہے طواف کی طرف اور مردوں کے لیے جو کندھوں والی چادر ہے اُس چادر میں سے دائیں کندھے کو نکال لیں اس طریقے سے اسے کہتے ہیں اِضطباع کی صورت اور حجرِ اَسود کی طرف چلے جائیں حجرِ اَسود سے طواف شروع ہوتا ہے اور حجرِ اَسود پر ہی ختم ہوتا ہے ایک چکر۔

12- تو سب سے پہلے کیونکہ رَش زیادہ ہوتا ہے میں آج کل کی بات کر رہا ہوں کہ بوسہ دینا تو مشکل ہے بلکہ ہے تو مستحب بوسہ دینا لیکن کبھی کبھی مستحب کام چھوڑ دیتے ہیں اگر وہ گناہ کا باعث بن جائے، اگر ابھی آپ بوسہ دینا چاہ رہے ہیں حجرِ اَسود کو تو آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو دھکا دینا پڑے گا۔

اور عورتیں بھی ہوتی ہیں عورتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں بہنوں کو کہ ایسے موقع پر کبھی بوسے کے لیے نہ جانا بے حرمتی ہوتی ہے آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کبھی عبایا گر رہا ہے کبھی دھکے لگ رہے ہیں اور اُن کا جسم، جسم کے ساتھ ایسے ملا ہوا ہوتا ہے تو کیا یہ حج ہے اللہ تعالیٰ کے لیے؟! اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے؟!

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے:

(۱)﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:16): اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے عبادات بجالاؤ۔

(۲)﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج:78): اللہ تعالیٰ نے اس دین میں تمہارے لیے کوئی مشقت نہیں پیدا کی یہ مشقت اور پریشانی ہم خود پیدا کر رہے ہیں۔

حجر اُسود کے سامنے جاتے ہیں دائیں ہاتھ سے اشارہ کریں: "بسمِ اللهِ، وَاللهُ أَكبَرُ": ایک دفعہ کہنا ہے اس طریقے سے آپ کا پہلا چکر شروع ہو گیا اور آپ کو قران مجید کی آیات یا اذکار جو بھی آتے ہیں آپ پڑھیں کوئی چکر کی دعا نہیں ہے، پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا یہ اگرچہ دعائیں درست ہیں لیکن اس خاص چکر کے لیے خاص دعا کو خاص کرنا یہ سنت سے ثابت نہیں ہے یہ بدعت ہے۔

تو آپ کو جتنی بھی دعائیں آتی ہوں آپ پڑھیں اور آپ یہ بھی دیکھیں کہ جو شخص ایک کتاب سے پڑھتا ہے اور ایک شخص دل سے اپنی زبان سے پڑھتا ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اُس کا دھیان کتاب کی طرف ہے اور آپ کا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف ہے دونوں میں فرق ہے۔

اور حج اور عمرہ ایسی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قریب کرنا چاہتا ہے تو اس لیے اپنے دل میں اپنی زبان سے جو بھی آپ کو آیت الکرسی ہو، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱﴾، قل شریف ہیں یاد دعائیں اور اذکار ہیں، درود شریف ہے جو بھی آپ کو آتا ہے آپ پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ کے لیے۔

13-جب آپ رکن یمانی کی طرف جائیں (رکن یمانی جو حجر اُسود کے سامنے والی جگہ ہے جو کونہ حجر اُسود کے سامنے والا ہے اسے رکن یمانی کہتے ہیں) رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا ہے اگر لگا سکو اور آج کل رَش ہے ہاتھ نہیں لگانا، عام دنوں میں اگر کوئی ہاتھ لگانا چاہے تو صرف ہاتھ لگانا ہے ہاتھ کو پھر بوسہ نہیں دینا اور دور سے اشارہ نہیں کرنا یہ سنت سے ثابت نہیں، رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا ہے بس یہ سنت سے ثابت ہے۔

14-پھر رکن یمانی اور حجر اُسود کے درمیان ایک خاص دعا ہے: "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ": یہ پھر آپ چکر میں پڑھ سکتے ہیں۔

اس طریقے سے آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا جو حجر اُسود سے شروع ہوا اور حجر اُسود پر ختم ہوا۔

15-پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ضروری ہے اور رمل کہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے اچھل کر چلنا اسے رمل کہتے ہیں یہ بھی سنت ہے لیکن اس رَش کی صورت میں جو حج میں نظر آتا ہے یہ نہ کرنا؛ کچھ لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ دونوں ہاتھ ایسے آگے کر کے دھکا دے رہے ہیں لوگوں کو اور رمل کر رہے ہیں! اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف پہنچا رہے ہو ایک سنت پانے کے لیے تو یہ کون سی سنت ہے؟! تو گناہ اُٹھانے سے بہتر ہے کہ سنت کو چھوڑ دو۔ اور رمل پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے بس باقی چار میں نہیں (پہلے تین چکر طواف القدوم کے)۔

اور اِضطباع جو ہے جو آپ کا دایاں کندھا باہر ہے یہ پورے سات چکروں میں ہوتا ہے کچھ لوگ مکس کر دیتے ہیں کہ پہلے تین چکروں میں کندھا نکالتے ہیں پھر بعد میں بند کر دیتے ہیں، نہیں! پورے ساتھ چکروں میں یہ دایاں کندھا باہر ہونا چاہیے۔

16-جب ساتھ چکر پورے ہو جائیں پھر مقام ابراہیم کی طرف چلے جائیں اگر آپ کے لیے آسانی ہو، اگر آسانی نہیں ہے حرم کے کسی حصے میں اوپر والی منزل پر بھی آپ جا کر دو رکعت پڑھ سکتے ہیں۔

مقام ابراہیم کی طرف جائیں تو بہتر ہے اگر آسانی ہو، اگر آسانی نہیں ہے تو کیونکہ یہ بھی سنت ہے یاد رکھیں اور ایک سنت کو پانے کے لیے لوگوں کو تکلیف دیں یہ کوئی سنت نہیں ہے یہ نہ ہو کہ آپ گناہوں کے ڈھیر اُٹھا کر چلے جائیں، لوگوں کو جو حاجی آپ کے ساتھ ہیں، مسلمان بھائی ہیں اُن کے لیے آسانی پیدا کرو، اگر مشکل بھی ہو تو اپنے لیے مشکل لے لو لیکن اپنے بھائی کو اُس مشکل میں نہ ڈالو اوپر کی منزل میں پڑھو آپ کی مرضی

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذی طویٰ جو حرم سے دور ہے وہاں پر دو رکعت پڑھی ہے (جب رَش زیادہ ہوا دیکھا لوگوں کا ہجوم ہے مقام ابراہیم کے قریب دور جا کر دو رکعت ادا کی)۔

17-پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون ﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ①﴾ پڑھنا مسنون ہے، اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ①﴾ پڑھنا مسنون ہے۔ کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں لیکن زیادہ مستحب اور مسنون یہ دو سورتیں ہیں کیونکہ ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان ہوتی ہے۔

18-اس کے بعد اگر وہ زم زم کا پانی پینا چاہے تو اس کے لیے سنت ہے پی لے اگر نہیں پینا چاہتا تو کوئی حرج نہیں۔

(اچھا یہ جو طواف ابھی کیا ہے ہم نے یہ طواف القدوم ہے کیونکہ ہم افراد حج کرنا چاہتے ہیں تو اسے کہتے ہیں طواف القدوم، ہم عمرہ نہیں کر رہے افراد میں عمرہ نہیں ہوتا)۔

19-طواف القدوم ہم نے کر لیا دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر زم زم کا پانی کوئی پینا چاہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ طواف القدوم کے بعد منیٰ بھی جا سکتا ہے، اگر سعی نہیں کرنا چاہتا تو کوئی حرج نہیں ہے سیدھا منیٰ جا سکتا ہے بلکہ وہ جدہ سے بھی سیدھا منیٰ جا سکتا ہے جو افراد کر رہا ہے مکہ نہ جائے، لیکن میں حج مبرور کی بات کر رہا ہوں بہتر یہی ہے زندگی میں ایک دفعہ حج ہوتا ہے کہ بہترین طریقے سے اس حج کو بجالائیں تو طواف کے بعد سعی کی طرف جانا۔

20-اب یہ سعی حج کی سعی ہے تو نیت کرنی ہے کہ یہ حج کی سعی ہے (دل میں نیت کرنا ہی کافی ہے)۔

21-صفا پہاڑی پر جاتے ہوئے آپ یہ آیت پڑھیں:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۱۵۸﴾ (البقرة:158)

پھر یہ کہیں: "ابْدَؤُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ"۔

22-پھر اپنا رُخ کعبے کی طرف کر لیں پھر دونوں ہاتھ ایسے اٹھائیں، اس طریقے سے نہیں اشارہ کرنا یہ سنت سے ثابت نہیں اکثر غلطی ہوتی ہے دونوں ہاتھ جیسے دعا کے لیے اٹھاتے ہیں ایسے دونوں ہاتھ اٹھانا اور جتنا آپ سے اوپر ہو سکے اوپر کرنا اور خشوع و خضوع کے ساتھ: "اللّٰهُ أَكبَر اللّٰهُ أَكبَر اللّٰهُ أَكبَر" یہ کہنا۔

23-پھر "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَه أنجَزَ وَعْدَه، وَنَصَرَ عَبْدَه، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَه": یہ پڑھنا مسنون ہے، تین دفعہ یہ ذکر اور دعا پڑھیں اور ان کے بیچ میں اپنے لیے اپنے گھر والوں کے لیے اپنے دوست واحباب کے لیے جس نے بھی آپ کو دعا کرنے کی وصیت کی ہے سب کے لیے دعا اس مقام پر آپ مانگ سکتے ہیں۔

24-اس کے بعد آپ نیچے اتریں مروۃ کی طرف جائیں اور راستے میں جو دو سبز لائٹیں ہیں ان کے درمیان دوڑ لگائیں اور دوڑ لگانا سنت ہے۔

اگر بھیڑ زیادہ ہے تو دوڑ نہ لگائیں سنت کو پانے کے لیے گناہ نہ اٹھائیں، اگر آپ کے ساتھ بیوی بچے عورتیں ہیں تو آپ بالکل دوڑ نہ لگائیں ہو سکتا ہے کہ کوئی بچہ پیچھے رہ جائے پھر اس رَش اور بھیڑ میں گم ہو جائے پھر آپ کو اور دشواری اٹھانی پڑے تو آپ چلتے رہیں مروۃ کی طرف جا کر جیسے آپ نے صفا پر کیا ویسے مروۃ پر کرنا ہے اسی طریقے سے ایک چکر صفا سے مروۃ تک دوسرا مروۃ سے صفا تک سات چکر آپ نے پورے کرنے ہیں۔

25-جب آپ کے سات چکر پورے ہو جائیں آپ نے بال نہیں کٹوانے احرام نہیں اتارنا، حج افراد میں بال نہیں کاٹے جاتے اور نہ ہی احرام اتارا جاتا ہے آپ احرام میں ہی رہیں گے، آپ مکہ میں بھی رہ سکتے ہیں کیونکہ ہم جدہ سے 7 تاریخ کو نکلے ہیں 8 کو منٰی جانا چاہیے اگر آپ چاہیں تو 7 کی رات کو 8 کی رات کو آپ مکہ میں رہیں یا آپ چاہیں تو منٰی سیدھے چلے جائیں آپ کے لیے جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

26-8 تاریخ کو منٰی میں آپ نے کوئی خاص کام نہیں کرنا سوائے اللہ تعالٰی کے ذکر کے کثرت سے جتنا آپ کر سکیں اور نمازوں کا خاص طریقہ ہے، آپ نے نمازیں قصر کرنی ہیں جمع نہیں کرنیں، قصر نماز پڑھنی ہے:

(۱) ظہر کی نماز ظہر کے وقت دو رکعت۔

(۲) عصر کی نماز عصر کے وقت دو رکعت۔

(۳) مغرب کی نماز مغرب کے وقت تین رکعت۔

(۴) عشاء کی نماز عشاء کے وقت دو رکعت، کوئی ساتھی وتر پڑھنا چاہے وتر پڑھ سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔

27- پھر سو جائے رات کو زیادہ جاگنا یا صلاۃ اللیل (تہجد) پڑھنا یہ درست نہیں کیونکہ آپ نے صبح عرفات کے لیے روانہ ہونا ہے راستے میں اور سفر کرنا ہے تو بہتر ہے اللہ تعالٰی نے آپ کے لیے آسانی رکھی ہے کہ آپ صبح فریش اٹھیں اور آپ کے لیے سفر کرنا آسان ہو آپ سو جائیں۔

28- صبح 9 تاریخ ہو جاتی ہے فجر کی نماز پڑھیں اور جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا آپ منٰی میں رہیں جب سورج طلوع ہو جائے سورج نکل جائے تو پھر آپ روانہ ہو جائیں عرفات کی طرف، عرفات کی طرف جاتے ہوئے آپ یاد رکھیں آپ نے جب بھی چلنا ہے تلبیہ ضرور پڑھنا ہے: ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ '': یہ پڑھتے رہنا ہے۔

29-جوں ہی آپ عرفات میں پہنچ جائیں ایک تاکید ضرور کرنی ہے، میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں ایک تاکید ضرور کرنی ہے وہ یہ کہ آپ عرفات کی حدود کے اندر ہوں اگر آپ ایک بالشت بھی عرفات کی حدود سے باہر ہوں تو آپ کا حج نہیں، بغیر عرفات میں ٹھہرنے کے حج نہیں ہوتا، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''الحَجُّ عَرَفَةُ'' (حج عرفات ہی ہے)۔

یعنی عرفات کا دن جو ہم گزارتے ہیں 9 تاریخ اسے حج کہتے ہیں اس کے علاوہ حج نہیں ہوتا اور یہ سب سے اہم رکن ہے ارکان میں سے **جیسے آپ لوگ جانتے ہیں حج کے چار رکن ہیں:**

(۱) احرام کی نیت کرنا۔

(۲) طواف زیارت کرنا (طواف افاضۃ)۔

(۳) سعی حج کرنا۔

(۴) عرفات میں ٹھہرنا۔

یہ چار رکن ہیں اس میں سے اگر ایک رکن بھی چھوٹ جائے تو حج حج نہیں ہوتا۔

تو یہ تاکید کرنی ہے کہ آپ عرفات کی حدود کے اندر رہوں کیسے پتہ چلے گا؟ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اللہ تعالیٰ اس گورنمنٹ کو جزائے خیر دے یہاں پر انہوں نے بڑے بڑے سائن بورڈ لگائے ہوئے ہیں کہ یہ عرفات ہے، اس بورڈ سے باہر حدود ختم ہو جاتی ہے اس بورڈ کے اندر آپ حدود کے اندر رہیں چاہے آپ ایک بالشت بھی اس بورڈ کے اندر رہوں اس کا مطلب ہے آپ کا حج ہو گیا۔

تو یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ وہاں پر بھیڑ میں جگہ نہیں ہوتی لوگ پریشان ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں یہ عرفات کی جگہ ہے یا نہیں، کسی سے پوچھتے بھی نہیں سب تو عالم ہیں ماشاءاللہ وہ جہاں پر دل چاہے رُک جاتے ہیں پھر عرفات سے چلے جاتے ہیں اُن کا حج بھی نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ کیونکہ بھول سے ہوا یا میں جاہل تھا پتہ نہیں تھا مجھے اللہ تعالیٰ معاف کرے گا۔

اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں کسی سے آپ نے پوچھا نہیں اور اللہ تعالیٰ معاف کرے گا یہ کون سی جہالت ہے یہ کون سی بھول ہے ؟! اگر آپ کو شک ہے کہ یہ عرفات کی حدود نہیں ہیں تو جا کر پوچھو کسی سے یہ عرفات کی حدود ہے کہ نہیں ہے، اور پوچھو پولیس والے کھڑے ہیں ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں کہ نہیں ؟ آپ اُن سے پوچھو یہ عرفات کی حدود میں ہے کہ نہیں ؟

آپ یاد رکھیں یہاں کی مسجدیں دیکھی ہیں، یہاں کی انتظامیہ (اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے) بہت اہتمام کرتی ہے، اتنے پیار اور اخلاص سے یہ لوگ پیش آتے ہیں آپ اُن سے پوچھ کر دیکھیں، ہم لوگ ڈرتے ہیں کہ پولیس والے پتہ نہیں کیا کہیں گے تو کچھ نہیں کہتے آپ کو آپ حج میں داخل ہو گئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور یہ لوگ مہمانوں کے قدر دان ہیں آپ جانتے ہیں۔

30- عرفات کے دن جو آپ نے کرنا ہے وہ ہے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

31- پھر جاتے ہی خطبہ ہو گا ظہر سے پہلے خطبہ سنیں، مسجد کے اندر جانا لازمی نہیں ہے اگر آپ کے لیے آسان ہو تو جائیں مسجدِ نمرۃ جو ہے۔

32- آپ خطبہ سنیں خطبہ سننے کے بعد آذان ہو گی، دو اقامتیں:

(۱) آذان ہو گی ظہر کی اور ظہر کی دو رکعت پڑھی جائے گی قصر۔

(۲) پھر اقامت ہو گی پھر دو رکعت عصر کی جمع تقدیم پڑھی جائے گی۔

نماز پڑھنے کے بعد آپ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے فارغ ہو جائیں۔

دیکھیں عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھنا فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے کیوں کر دیا؟ تاکہ آپ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر خشوع وخضوع کے ساتھ انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اپنا سارا وقت دعا میں گزاریں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزاریں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کھانا پینا نہیں ہے کھائیں پیئں اتنا جتنا کہ آپ کا پیٹ بھر جائے اور آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت آسانی سے کر لیں۔

کچھ ساتھی سبیلوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں وہاں سبیل چلی وہاں بھاگے وہاں سبیل چلی وہاں بھاگے، سارا دن بھگدڑ میں گزر جاتا ہے پھر آتے ہیں انبار لے کر۔ اتنے زیادہ کارٹن ہوتے ہیں پھر وہ اٹھا نہیں سکتے اور منیٰ کی طرف بھی جانا ہے آخر میں پھر کچھ کو پھینک دیتے ہیں کچھ لے جاتے ہیں کیا یہ حج ہو رہا ہے؟! اسراف حرام ہے اور حج میں اس کی زیادہ تاکید ہوتی ہے۔

33-اور جو مسنون ہے عرفات کے دن:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"۔

آپ ذرا غور کریں نیت میں: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا" ہم نے کہا اخلاص اور توحید،

تلبیہ میں: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ": توحید۔

پھر عرفات کے دن: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ": توحید۔

صفا اور مروۃ پر کیا کہا تھا؟ یہی الفاظ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ": توحید۔

تو اصل مقصد اور پیغام جو حج کا ہے وہ ہے توحید، توحید کو سیکھو اچھی طرح سمجھو کہ توحید کا مفہوم کیا ہے اور اس پر عمل کرو۔

34-جب سورج غروب ہو جائے اور تاکید کرے کہ سورج غروب ہو گیا تو جب سورج غروب ہو جائے اور لوگ چلے جائیں مزدلفہ کی طرف تو آپ کی عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور یہاں پر نماز نہیں پڑھنی مغرب کی اس کو لیٹ کر دینا ہے اسے کہتے ہیں جمع تاخیر کہ ہم نے مغرب کی نماز کو تاخیر کے عشاء کے ساتھ پڑھ لیا۔

35-مزدلفہ میں جاتے ہیں یہ تاکید کرنی ہے کہ مزدلفہ کی حدود کے اندر رہیں آپ اور وہاں پر جاتے ہی ایک آذان اور دو اقامتیں ہوں گی:

(۱) پہلی اقامت مغرب کے لیے تین رکعت نماز پڑھیں گے باجماعت۔

(۲) اور دوسری اقامت ہو گی دو رکعت عشاء کی نماز۔

اور اس کے بعد وتر بھی نہیں پڑھیں، کوئی پڑھنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن وتر کے علاوہ کوئی چیز نہیں پڑھنی اور اگر کوئی شخص وتر نہیں پڑھنا چاہتا تب بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو وتر نہیں پڑھے۔

آپ سو جائیں صلاۃ اللیل نہیں پڑھنی تہجد نہیں پڑھنی، ذکر اللہ تعالیٰ کا نہیں کرنا یہاں پر سونا ہے آپ نے یہاں پر سونا عبادت ہے آپ کے لیے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طریقے سے رحیم اور کریم ہے سونا آپ کے لیے عبادت ہے آپ سو جائیں آپ عبادت میں ہیں اور اگر آپ ذکر میں لگے رہتے ہیں صلاۃ اللیل پڑھنے میں، آپ گناہ اُٹھا رہے ہیں اللہ تعا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آسانی چاہتا ہے کیوں؟ کیونکہ 10 تاریخ کو آپ نے بہت سارے کام کرنے ہیں، سب سے مشکل دن حاجی کے لیے 10 تاریخ کا ہوتا ہے۔

36-مزدلفہ میں اب 10 تاریخ ہو گئی صبح اُٹھیں فجر کی نماز پڑھیں اور جب تک روشنی پھیل نہیں جاتی سورج نکلنے سے پہلے آپ روانہ ہو جائیں منیٰ کی طرف اور منیٰ کی طرف جاتے ہی بڑے جمرے کو کنکر مارنے ہیں سات (7)۔

کنکر کہاں سے اُٹھائیں:

(۱) آپ کی مرضی ہے آپ مزدلفہ سے اُٹھالیں آپ کی مرضی ہے آپ راستے سے اُٹھالیں یا منیٰ سے اُٹھالیں سب جائز ہے آسانی ہے، آپ کے لیے فرض نہیں کہ آپ مزدلفہ سے ہی کنکر اُٹھائیں۔

(۲) کچھ علماء یہ کہتے ہیں بہتر اس لیے ہے کہ آپ جاتے ہی سب سے پہلے منیٰ میں کنکر ماریں گے کیونکہ وہاں پر آپ اگر مصروف ہو گئے کنکر اُٹھانے میں تو آپ کا وقت ضائع ہو جائے گا اس لیے بہتر ہے کہ آپ مزدلفہ سے اُٹھالیں؛ تو بہتر ہے لیکن فرض نہیں۔

(۳) اور کنکر دھونا بھی ضروری نہیں، کچھ لوگ جاتے ہیں پھر ساری رات جاگتے ہیں کنکر دیکھتے ہیں چنتے ہیں کہ یہ اچھا ہے یہ بُرا ہے، یہ اچھا نہیں ہے اُس کو دیکھتے ہیں کہ کچھ گندگی لگی ہے کیا لگا ہے۔

کنکر سب پاک ہیں، مٹی پاک ہے کنکر بھی پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے آسانی رکھی ہے۔

37- پتھر بڑے نہیں اُٹھانے چھوٹے کنکر ہونے چاہیئں چنے کے دانے کے برابر یا تھوڑا سا بڑا کوئی حرج نہیں ہے یہ اُٹھائیں اور جاتے ہیں منیٰ میں بڑے جمرۃ کو کنکر مارنے ہیں سات (7)۔

38- سات (7) کنکر مارنے کے بعد مفرد کے لیے کوئی قربانی نہیں آپ آکر اپنے بال منڈوالیں اور احرام کھول دیں۔

39- اس کے بعد آپ کے لیے ایک کام باقی ہے طواف افاضہ کرنا جسے طواف الزیارۃ کہتے ہیں یہ رکن ہے حج کا آپ جاکر مکہ کی طرف طواف کر لیں، اس کے بعد آپ کے اب ارکان پورے ہو گئے۔

40- سعی پہلے ہم کر چکے تھے مکہ میں جب آئے تھے 8 تاریخ کو تو 7 تاریخ کو سعی کر چکے تھے اگر کوئی ساتھی 7 تاریخ کو سعی نہ کرنا چاہے طواف قدوم کے بعد منیٰ میں جانا چاہے تو وہ 10 تاریخ طواف الافاضہ طواف الزیارۃ کے بعد حج کی سعی کر لے کیونکہ حج کی سعی ضروری ہے رکن ہے اگر پہلے نہیں کی تو اب کر لے۔

اس طریقے سے 10 تاریخ کے کام ختم ہو گئے پھر واپس آکر سو جائے آرام کرے۔

41- پھر 11 تاریخ کو صبح اُٹھے کچھ بھی نہیں کرنا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، فجر کی نماز پڑھے اس کے بعد کوئی خاص کام نہیں ہے اُس کے لیے ظہر کی نماز کے وقت جب زوال ہو پھر کنکر مارے تینوں جمرات کو (چھوٹے کو 7، درمیانے کو 7 اور بڑے کو 7) اور کنکر ضروری نہیں ہے کہ آپ جو پلر ہے سامنے اُس کو ماریں، حوض کے اندر کنکر کو گرنا چاہیے۔

کچھ ساتھی اتنی دور سے مارتے ہیں وہ راستے میں کنکر گر جاتے ہیں تو اُس کا کنکر نہیں گنا جائے گا یہ کنکر شمار نہیں ہو گا حوض کے اندر کنکر کو گرنا چاہیے۔

اور ضروری نہیں ہے اس پلر کو ماریں، کچھ ساتھی سمجھتے ہیں کہ یہ پلر پر ہی شیطان بندھا ہوا ہے؛ بالکل نہیں! یہ ایک نشانی ہے اور کنکریاں مارنا آپ کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے کہ شیطان سے نفرت کرو، اور نفرت صرف حج میں نہیں پورے سال میں نفرت کرو، اگر کوئی بدکاری کرتے ہو

گناہ کرتے ہو تو شیطان تمہیں گناہ میں آمادہ کرتا ہے تو شیطان سے نفرت کرو پورا سال جیسے ابھی کنکر مارنے ہیں حج کے بعد بھی اُس سے نفرت کرو یہ پیغام ہے:

(۱) تو "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کنکر مارو چھوٹے جمرۃ کو، سات (۷) کنکر مارنے کے بعد تھوڑا سا سائیڈ پر ہو کر قبلے کی طرف رُخ کر کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اس طریقے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اگر رَش زیادہ ہے تو تھوڑا دور ہو کر بھی آپ دعا کر سکتے ہیں دعا کرنا سنت ہے۔

(۲) پھر درمیانے جمرۃ کی طرف جائیں وہاں پر بھی سات (۷) کنکر ماریں پھر تھوڑا سائیڈ پر ہو کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں۔

(۳) اس کے بعد جو بڑا جمرۃ ہے اس کی طرف جائیں اور سات (۷) کنکر مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی (چھوٹے اور درمیانے کے بعد دعا کرنی ہے بڑے کے بعد دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں)۔

پھر واپس آجائیں آپ نے 11 کا کام پورا کر لیا۔

42- پھر رات گزاریں 12 کی رات اور اکثر ساتھی غلطی کرتے ہیں جن کے ساتھ بیوی بچے ہوتے ہیں یا بوڑھے لوگ ہوتے ہیں وہ خود وکیل بن کر کنکر مارتے ہیں۔

عورت اپنا کنکر خود مارے گی، جو بالغ بچہ ہے اپنا کنکر خود مارے گا، جو بوڑھا تندرست ہے چل سکتا ہے وہ اپنا کنکر خود مارے گا لیکن بھیڑ میں کیسے؟ بھیڑ نہیں ہوتی ہے، بھیڑ ہوتی ہے پہلے وقت میں غروب سے پہلے تک رات کو بالکل بھیڑ نہیں ہوتی کوئی رَش نہیں ہوتا اور رات کو کنکر مارنا بھی جائز ہے، کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ رات کو کنکر مارنا جائز نہیں۔ بالکل غلط ہے یہ جہالت اور لاعلمی ہے! رات کو بھی کنکر مار سکتے ہیں، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شام کو بھی کنکر مارے جا سکتے ہیں۔

مساء کہتے ہیں شام کو اور شام کا وقت عصر سے لے کر رات تک ہوتا ہے اسے شام کہتے ہیں کہ نہیں؟ تو مغرب کے بعد بھی شام ہوتی ہے اور عشاء کے بعد بھی شام ہوتی ہے، اسی طریقے سے مساء جو ہے یہ لفظ ہم اس کا ترجمہ شام میں کرتے ہیں اردو میں اور شام جو ہوتی ہے یعنی عصر کے بعد سے لے کر رات تک تو رات کو کنکر مار سکتے ہیں۔

میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے چھوٹے چھوٹے بچے مار رہے ہوتے ہیں، رات کے 11، 12 جائیں کوئی بھیڑ نہیں ہوتی چھوٹے بچے کنکر مار رہے ہوتے ہیں آپ اپنے گھر والوں کو جائیں اپنے ساتھ لے کر آپ کنکر آسانی سے مار سکتے ہیں۔

43-10 تاریخ کو 11 تاریخ کو مشکل نہیں ہوتی مشکل ہوتی ہے 12 تاریخ کو اور اکثر لوگ بھی 12 تاریخ میں ہلاک ہوتے ہیں بیچارے لاعلمی کی وجہ سے۔

جو لوگ جلدی جانا چاہتے ہیں 12 تاریخ کو وہ غروب سے پہلے کنکر مار کر منیٰ کی حدود سے باہر نکل جائیں، اگر وہ منیٰ کے اندر رہتے ہیں اور سورج غروب ہو جائے تو پھر انہیں 13 کی رات بھی رہنا چاہیے پھر 13 کو کنکر مار کر چلے جائیں، لیکن اگر اپنا سامان اور متاع اور خیمہ بند کر لیا آپ نے نیت کر لی ہے کہ آپ جانا چاہتے ہیں تاجیل کرنا چاہتے ہیں 13 کو نہیں رہنا چاہتے اور آپ گئے ہیں کنکر مارنے کے لئے اور 12 تاریخ کو جو جلدی جانا چاہے اپنے بیوی بچوں کے اور بزرگوں کے جو کنکر ہیں وہ خود مار سکتا ہے وہ وکیل بن سکتا ہے کیونکہ 12 کو جب جلدی جانا چاہتا ہے تو رات کو

نہیں ٹھہر سکتا وہ اُس نے سورج غروب ہونے سے پہلے کنکر مارنے ہیں اور منیٰ سے باہر جانا ہے تو اس صورت میں وکیل بن جائیں کوئی حرج نہیں ،وہ اگر بیوی بچوں کو ساتھ لے جاتا ہے تو ہلاکت ہے رَش کی وجہ سے۔

44-اگر وہ اپنا مال و متاع بند کر لیتا ہے اور یہ عزم کر لیتا ہے کہ وہ جانا چاہتا ہے لیکن کنکر مارتے مارتے سورج غروب ہو گیا تو وہ ٹھہرے گا نہیں چلا جائے گا کوئی حرج نہیں: "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ": اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیے آسانی ہے آپ کی نیت تھی کہ آپ جانا چاہتے ہو آپ چلے جاؤ۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کنکر مار چکے ہیں اور اپنا سامان اور مال بھی اُٹھا چکے ہیں اور بس میں سفر کر رہے ہیں اس دوران سورج غروب ہو گیا اور آپ منیٰ کی حدود کے اندر ہیں تو آپ بس سے نہ اُتریں اپنا سفر جاری رکھیں آپ حدود سے باہر ہو جائیں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ کچھ ساتھی کچھ لوگ اُتر جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم منیٰ کی حدود کے اندر ہیں سورج غروب ہو گیا تو ہم پر لازم ہو گیا کہ ہم 13 کی رات کو بھی منیٰ میں گزاریں۔ نہیں! اگر آپ عزم کر چکے ہیں اور راستے میں جا رہے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

45-اس کے بعد مکہ کی طرف جائیں طواف الوداع کرنا ہے آپ نے طواف الوداع کریں اس طریقے سے آپ کا حج پورا ہو گیا اور آپ حج سے فارغ ہو گئے اپنے گھر واپس آ سکتے ہیں۔ یہ تھا حج افراد۔

حج قران بھی یہی ہے افراد کی طرح صرف ایک فرق ہے بس کہ جیسے ہم نے حج افراد می طواف القدوم کیا، سعی حج کی، طواف الافاضہ کیا، اسی طریقے سے جو قارن ہے وہ بھی طواف القدوم، سعی حج، طواف الافاضہ (زیارۃ) کریں گے یہ برابر ہیں صرف ایک فرق ہے قربانی کا کہ مفرد قربانی نہیں کرے گا اور قارن قربانی کرے گا بس باقی ایک جیسے کام ہیں، طواف اور سعی کے بعد احرام نہیں اتارے گا مفرد نے بھی نہیں اتارا تھا۔

ہاں! متمتع الگ ہے متمتع کے لیے دو طواف اور دو سعی ضروری ہیں جو تمتع کرنا چاہتا ہے۔

یہ حج کے احکام ہیں اور جو حج مبرور کرنا چاہتا ہے اس طریقے سے ہوتا ہے، چند مسائل میں مختصراً بیان کرتا ہوں:

1-اگر کوئی ساتھی 10 تاریخ کو طواف نہ کر سکے رَش کی وجہ سے تو وہ 11 کو کر سکتا ہے، 11 کو نہ کر سکے 12 کو کر سکتا ہے، 12 کو نہ کر سکے 13 کو کر سکتا ہے اور 13 کو رَش ہوتا ہی نہیں ہے۔ اکثر لوگ 12 کو نکل جاتے ہیں 13 کو تقریباً حرم میں زیادہ رَش نہیں ہوتا، خالی تو نہیں ہوتا لیکن زیادہ رَش نہیں ہوتا آسانی سے وہ طواف کر سکتا ہے۔

2-اسی طریقے سے سعی حج بھی اگر وہ نہ کر سکے پہلے 10 تاریخ کو تو وہ طواف الزیارۃ کے بعد سعی حج بھی کر سکتا ہے۔

3-اور اگر کوئی شخص طواف الوداع اور طواف الزیارۃ اکٹھے کرنا چاہے تو ایک طواف میں دونوں ہو سکتے ہیں لیکن نیت طواف الزیارۃ کی کرے گا۔

تو اس طریقے سے آپ کا حج ان شاء اللہ پورا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی عبادات قبول فرمائے ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو حج مبرور کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں اور ہماری ذرّیت کو شرک بدعات اور خرافات سے دور کر دے (آمین)۔

سوال اور جواب

اگر کسی بھائی کے پاس کوئی سوال ہے تو آپ پوچھ سکتے ہیں، یہ میں کچھ پیپر لایا ہوں جو بات آج میں نے بیان کی ہے یہاں پر وہ سب کی سب اس میں موجود ہے ایک ہی پیپر ہے اس میں پورے حج کے احکام بیان کیے ہیں۔

سوال: اگر ہم حرم میں داخل ہوں اور فرض نماز ہو رہی ہو تو پہلے طواف کریں گے یا نماز پڑھیں گے؟

جواب: فرض نماز ہو گی پہلے فرض نماز پڑھو پھر طواف کریں گے۔

جی ہاں! میں نے یہی کہا ہے کہ دو رکعت نفل نہیں پڑھنی، جو تحیۃ المسجد ہوتی ہے وہ ضروری نہیں ہے۔

سوال: احرام اُتارنے کے بعد رمضان میں ہم نے طواف کیا تھا اور طواف دوبارہ بھی کرنا پڑے گا؟

جواب: رمضان حج کا مہینہ نہیں ہے جس نے عمرہ رمضان میں کیا وہ ختم ہو گیا، جس نے حج کے مہینے میں عمرہ میں کیا ہے وہ حج کے لیے ہوتا ہے اس کے علاوہ حج کے لیے نہیں ہوتا۔

سوال: جب طواف شروع کریں گے تو کیا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کریں گے اور کیا ہاتھ کو بوسہ بھی دیں گے؟

جواب: ایک ہاتھ دایاں ہاتھ، نہیں! ہاتھ کو بوسہ نہیں دینا اشارہ کرنا ہے، بوسہ یہ ہے کہ اگر اسے ہاتھ لگائیں پھر بوسہ دیں، دور سے اشارہ کر رہے ہیں بوسہ نہیں دینا۔

سوال: جب اللہ اکبر کہہ کر، ہاتھ سے اشارہ کر کے طواف شروع کرنا ہے تو کیا چہرہ بھی بیت اللہ کی طرف کرنا ہو گا؟

جواب: نہیں! ایسے کریں کہ اس طرف ہے ایسے چہرہ بھی کریں ہاتھ بھی اس طرف کریں۔

سوال: چہرہ بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کرنا چاہیے، آپ سیدھا جا رہے ہیں اور اس طریقے سے کریں گے آپ، ایک دفعہ کہنا ہے "اللہ اکبر" کتنی دیر لگتی ہے؟!

سوال: جب ہم حج کے لیے جائیں اگر راستے میں روک لیا جائے تو کیا دم واجب ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اس کے لیے ایک طریقہ یہ ہے کہ نیت میں آپ شرط رکھیں: ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا فَإِن حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحَلِّي حَيثُ حَبَسْتَنِي ''(کہ اللہ تعالیٰ میں حج کی نیت کرتا ہوں اگر مجھے کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو میری نیت اس رکاوٹ تک ہے)۔

پکڑ لیا احرام اتارا کوئی دم نہیں کچھ نہیں۔

سوال: کیا نیت اردو میں کر سکتے ہیں؟

جواب: یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ میں حج کی نیت کر رہا ہوں حج کے لیے میں حاضر ہوں اگر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو میری نیت اس رکاوٹ تک ہے؛ اپنی زبان میں پشتو میں یا سرائیکی میں جس میں بھی چاہیں آپ کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ہم جدہ سے 6 تاریخ کو مکہ جائیں اور وہاں جا کر احرام باندھ لیں؟

جواب: جی نہیں! احرام میقات سے باندھنا ضروری ہے اور جدہ والوں کا مقام جدہ ہے جو ساتھی چھپ کر جاتے ہیں احرام نہیں باندھ کر جاتے دم واجب ہو جاتا ہے اُن پر، چاہے 10 کو جائیں 6 کو جائیں۔

سوال: ہم کل جائیں گے یہاں جدہ سے تو یہ ہے کہ جاتے ہی پہلے ہمیں طواف کرنا پڑے گا؟

جواب: آپ کون سا حج کر رہے ہیں؟ قربانی والا جو حج ہے۔

قربانی والے والا جو ہے تمتع بھی ہوتا ہے اور قران بھی ہوتا ہے، تمتع کرنا چاہتے ہیں زیادہ مستحب ہے زیادہ بہتر ہے، تمتع میں پہلے آپ عمرے کی نیت کر لیں: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ عُمْرَةً":

(۱) عمرہ پورا کریں گے، بال بھی اُتاریں گے کاٹیں گے۔

(۲) احرام بھی اُتار دیں گے سب کچھ آپ کے لیے حلال ہو گیا بیوی بھی حلال ہو گئی۔

(۳) اس کے بعد آپ 8 تاریخ کو دوبارہ احرام باندھیں گے مکہ سے اگر مکہ میں آپ، اور آپ جدہ نہیں آ سکتے، تمتع کرتے ہیں تو جدہ نہیں آ سکتے آپ مکہ میں رہیں اور 8 تاریخ کو آپ اُدھر ہی سے احرام دوبارہ باندھیں مکہ سے ہی میقات تک جانا ضروری نہیں باہر مکہ سے نہ جائیں اُدھر ہی اپنے گھر سے حرم کے قریب سے ادھر سے ہی آپ احرام دوبارہ باندھیں: "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا": کہہ کر۔

(۴) پھر آپ 8 تاریخ کو سیدھا منیٰ جائیں۔

(۵) جو متمتع ہے وہ دوبارہ طواف نہیں کرے گا، ل طواف القدوم مفرد یا قارن کے لیے ہے۔

(۶) اگر آپ منیٰ میں ہیں آپ منیٰ سے احرام باندھ سکتے ہیں حج کے لیے، وہاں سے جو باقی کام ہیں ویسے آپ کرتے رہیں لیکن 10 تاریخ کو آپ نے طواف بھی کرنا ہے سعی بھی کرنی ہے۔

سوال: تلبیہ کو کب سے شروع کرنا ہے حج کے لیے؟

جواب: ہاں! حج کے لیے تلبیہ جو ہے جب آپ نیت کریں اُس وقت سے شروع کرنا ہے جب تک آپ بڑے شیطان کو کنکر مارتے ہیں بڑے جمرے پر، کنکر مارتے ہی تلبیہ بس ختم ہو گیا۔

سوال: باقی حج کرنے والوں پر طواف الوداع لازمی ہے؟

جواب: طواف الوداع سب پر ہے جدہ والوں پر بھی واجب ہے صرف مکہ والوں پر واجب نہیں ہے، جو مکہ میں رہتے ہیں اُن کا طواف الوداع نہیں اور جو حائضہ عورت ہے اُس پر بھی طواف الوداع نہیں۔

سوال: غیر مستطیع جو ہے قربانی نہیں کرے گا تو دس روزے رکھے گا تین جو ہے مکہ میں؟

جواب: یہ مفرد نہیں مفرد کے لیے قربانی نہیں، جو متمتع ہے یا جو قارن ہے اُسے اس قربانی کے پیسے نہیں ہیں وہ قربانی دینا چاہتا ہے۔

سوال: جو متمتع ہے اگر وہ قربانی نہیں کرتا دس روزے رکھنے ہیں تو اگر دس روزوں میں سے تین روزے یہاں جدہ میں رکھ لے یا حرم میں ہی رکھنا ضروری ہیں؟

جواب: جی ہاں! دس روزے جو ہیں آپ نے تین وہاں پر رکھنے ہیں سات اپنے گھر میں رکھنے ہیں، تین رکھیں گے آپ وہاں پر ایام التشریق 11، 12 اور 13 میں اور باقی یہاں پر رکھیں۔

دیکھیں حج آپ کا اللہ تعالیٰ قبول کرے گا لیکن جو آپ نے گناہ کیے ہیں یہاں پر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ الگ گناہ ہیں حج اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس حج مبرور کیا ہے؟ حج کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio